آفتاب اقبال شمیم

ایک نااطاعت پسند کا نوحہ

وہ مرا تو نہیں ہے مگر
اس کا نوحہ لکھوں گا
جسے ایڈ (Ad) ایجنسیوں کے مشاہیر
مدت ہوئی اپنے ہاتھوں سے دفنا چکے ہیں
وہی جو
کنوئیں کا صداکار بننے پہ راضی نہیں تھا
نصابوں کی اشرافیہ نے اسے
نام انعام کی عکس افروز ٹھہری ہوئی جھیل میں
تیرنے کی طلب کا اشارہ دیا
بحر و دریا، ستارہ و مہتاب کے کہکشاں پانیوں کا شناور
کہاں ڈوبتا
پہر دو پہر کے آب پایاب میں
اپنے محشر میں 'کُن' کی صدا سننے والی
انا اور آزادیوں کی الف قامتیں
ضابطوں کو نہیں مانتی ہیں

Scanned by CamScanner

اسے دیکھ
وقتوں کی کشور میں وہ اپنی تنہائیوں کی
اکیلی مسافت میں متروک ورائج سے آگے
رواں ہے
لکھے اَن لکھے لفظ کے درمیاں ہے
مگر کون پوچھے اسے اس کی منزل کہاں ہے

Scanned by CamScanner